حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

تحریر:
جناب ملک عبدالرشید عراقی

جامع ترمذی اور مسند احمد میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ اپنی جیب میں ہزار دینار لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب رسول اللہ ﷺ تبوک کیلئے لشکر کی تیاری فرمارہے تھے تو انہوں نے وہ دینار رسول اللہ ﷺ کی گود میں بکھیر دیئے۔ آپ ﷺ دیناروں کو ہاتھ سے الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمارہے تھے: ''آج کے بعد عثمان بن عفانؓ جو بھی عمل کریں انہیں وہ عمل (جنت میں داخل ہونے سے) کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ یہ بات آپ ﷺ بار بار دہرا رہے تھے۔'' [جامع ترمذی ۳۷۰۱، مسند احمد: ۶۳/۵، [۲۰۶۵۷] حضرت عثمانؓ کا شجرہ نسب عبدمناف پر رسول اللہ ﷺ سے مل جاتا ہے، شجرہ نسب یہ ہے:

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی بن کلاب، آپ کی نانی ام حکیم بیضا بنت عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کی سگی پھوپھی تھیں۔ آپؓ کی والدہ کا نام اروی بنت کریز تھا جو دولتِ اسلام سے مشرف ہوئیں اور آپ ہی کے عہد خلافت میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت عثمانؓ کا لقب ذوالنورین تھا، اس لقب سے آپ اس لئے مشہور ہوئے کہ آنحضرت ﷺ کی دو صاحبزادیاں (حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ) یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں۔

حضرت عثمان بن عفانؓ صحیح روایت کے مطابق مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے چھ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ ابتداء ہی سے بہت زیادہ شریف النفس، جاہ و حشمت کے مالک، شیریں کلام، شرم و حیا کے پیکر، بردبار اور کم سخن تھے۔ آپ نے زمانہ جاہلیت میں بھی کبھی کسی بت کو سجدہ کیا نہ کسی برائی کا ارتکاب کیا اور نہ ہی کبھی شراب پی۔ آپؓ فرمایا کرتے تھے۔ ''شراب عقل کو زائل کرتی ہے اور انسان کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلند ترین عطیہ عقل ہے۔ انسان پر لازم ہے کہ وہ اس کے ذریعے سے بلندی کو حاصل کرے، اس کو برباد کرنے کی کوشش نہ کرے۔''

آپؓ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے کبھی گیت نہیں گایا اور نہ ہی اس کی خواہش کی اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی ہے اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوا، جاہلیت میں اور نہ اسلام میں کبھی شراب نوشی کی اور جاہلیت واسلام میں نہ کبھی زنا کے قریب گیا۔

حضرت عثمانؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تحریک پر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر (۳۴) سال تھی۔ آپ نے دائرہ اسلام میں داخل ہوتے وقت کسی لیت ولعل سے کام نہیں لیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر لبیک کہا اور سابقین اولین کی سنہری فہرست میں داخل ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے سے مسلمان انتہائی خوش ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا عقد ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا لیکن ابھی رخصتی عمل میں نہ آئی تھی اور آنحضرت ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا عقد ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے ہوا تھا اور اس کی بھی رخصتی عمل میں نہیں آئی تھی۔ ابولہب آپ ﷺ کا سخت مخالف تھا، اس کی مخالفت اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق قرآن مجید میں ایک مستقل سورت نازل کر دی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں کو آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں کو طلاق دینے کا حکم دے دیا، چنانچہ دونوں بہنوں کو طلاق ہو گئی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا عقد حضرت عثمانؓ سے کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے نکاح کے موقع پر اپنی بیٹی سے فرمایا: بیٹی! ابوعبداللہ (عثمانؓ) کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، یقیناً وہ میرے صحابی ہیں اور اخلاق میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔ [مجمع الزوائد: ۱۴۵۰۰]

جب مکہ مکرمہ میں کفار کی طرف سے مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں کیونکہ وہاں کا بادشاہ بہت نیک ہے اور وہاں کسی پر ظلم وستم نہیں ہوتا۔ چنانچہ چند مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان ہجرت کرنے والوں میں حضرت عثمانؓ اور آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ ﷺ بھی شامل تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان دونوں کے ساتھ ہو، (یعنی اللہ ان کی مدد کرے) یقیناً عثمانؓ لوطؑ کے بعد پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ حبشہ کی طرف حضرت عثمانؓ کی پہلی ہجرت تھی۔ حبشہ سے واپسی کے بعد حضرت عثمانؓ نے دوسری ہجرت مدینہ منورہ کی طرف کی۔ جب آنحضرت ﷺ نے خود مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو ۲ ہجری میں کفارِ مکہ سے بدر کے میدان میں حق وباطل کا پہلا معرکہ پیش آیا اور صحابہ کرام جن کی تعداد ۳۱۳ تھی، میدان بدر کی

طرف روانہ ہوئے۔اس وقت حضرت رقیہؓ چیچک کی بیماری میں مبتلاتھیں۔اس لئے حضرت عثمانؓ کو آپ نے جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی اور فرمایا:''عثمان تم میری بیٹی کی تیمارداری کرو، مال غنیمت میں تمہیں حصہ ملے گا۔'' حضرت عثمانؓ مدینہ ہی میں ٹھہر گئے اور رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف روانہ ہو گئے۔کفار سے معرکہ پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کیا۔دوسری طرف حضرت رقیہؓ کی بیماری شدت اختیار کرگئی اور آپؓ جانبر نہ ہوسکیں۔جب حضرت زید بن حارثہؓ فتح کی خوشخبری لے کر مدینہ پہنچے تو حضرت رقیہؓ کو دفن کیا جارہا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ میدان بدر سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کو حضرت رقیہؓ کی وفات کی خبر ملی۔آپ قبرستان تشریف لے گئے اور قبر پر کھڑے ہو کر اپنی بیٹی کیلئے بخشش و غفران کی دعا کی۔غزوہ بدر کے بعد آنحضرت ﷺ نے جو جنگیں لڑیں یعنی غزوہ احد، غزوہ غطفان، غزوہ ذات الرقاع، فتح مکہ، غزوہ تبوک ان سب میں حضرت عثمانؓ نے شرکت کی۔ بیعت رضوان میں آپ کو آنحضرت ﷺ نے سفیر بنا کر مکہ معظّمہ بھیجا۔۳ ہجری میں آنحضرت ﷺ نے اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ کا عقد کردیا۔حضرت ام کلثومؓ ۶ سال تک آپؓ کے نکاح میں رہیں اور ۹ ہجری میں اُن کی وفات ہوئی تو حضرت عثمانؓ بہت زیادہ غمگین ہوئے۔آپ ﷺ نے جب حضرت عثمان کو غمگین دیکھا تو ان کے قریب ہوئے اور فرمایا:''اے عثمانؓ! اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی تو تم سے اس کا نکاح کر دیتا۔'' [مجمع الزوائد ۹/۸۳] آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابو بکرؓ صدیق خلیفہ ہوئے تو حضرت عثمانؓ مجلس شوریٰ کے رکن بنائے گئے اور حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو ان کے عہد میں بھی آپ مجلس شوریٰ کے ممبر تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد حضرت عثمان تیسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ان کی مدت خلافت تقریباً ۱۲ سال ہے۔ پہلے ۸ سال بڑے خوشحالی کے سال تھے اور آخری ۴ سال افراتفری کا شکار ہو گئے۔تاہم آپ کے عہد حکومت میں بہت سے ممالک فتح کر کے اسلامی قلمرو میں شامل کئے گئے۔

اخلاق و عادات کے اعتبار سے حضرت عثمانؓ بلند مرتبہ و مقام کے حامل تھے۔آپ عشرہ مبشرہ صحابہ کرامؓ میں شامل تھے۔حلم و بردباری میں بہت اعلیٰ و ارفع تھے۔آپؓ کے حلم و بردباری کی مثال دی جاتی تھی۔ آپ انتہائی ذی علم، ثقہ و قابل اعتماد تھے۔جود و سخا اور دنیا سے بے اعتنائی حضرت عثمانؓ کی فطرت میں داخل تھی۔ نرمی ان بہترین اور پاکیزہ اوصاف میں سے ہے جس سے حضرت عثمانؓ متصف تھے۔آپ انتہائی نرم اور امت

کیلئے انتہائی شفیق و مہربان تھے۔ عفو و درگذر کے وصف میں بھی بہت آگے تھے۔ تواضع میں بھی حضرت عثمانؓ اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ حیا و عفت مشہور اخلاق میں سے ہے۔ حیاء کی صفت سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مزین فرمایا تھا۔ آپ سب سے زیادہ حیادار تھے۔ جود و سخا اور فیاضی میں ملت اسلامیہ کے سخی ترین انسان تھے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ کی فیاضی، بیئر رومہ کو خرید کر مسلمانوں کیلئے وقف کرنا، عہد نبویؐ میں مسجد نبوی کی توسیع، عہد صدیقی میں غلے سے لادے ہوئے اونٹ اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کرنا اور بے شمار غلاموں کو آزاد کرنا اسلامی تاریخ کی پیشانی پر آپ کے روشن نشان ہیں۔

شجاعت اور بہادری کی صفت سے بھی آپؓ متصف تھے۔ آپؓ کی شجاعت، بے مثال عزیمت، اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر قوی ایمان کا نتیجہ تھا جو آپؓ کے دل میں جاگزیں ہو چکا تھا جس کی وجہ سے آپؓ اس دنیاوی زندگی کی ہر چیز حتیٰ کہ اپنی زندگی کو بھی حقیر جانتے تھے۔ انفاق فی سبیل اللہ میں حضرت عثمانؓ ہر وقت مستعد رہتے تھے۔ آپؓ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کیا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا:

''آج کے بعد عثمان کو کوئی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' [جامع ترمذی: ۳۷۸۰]

حضرت عثمانؓ کے خلاف عبداللہ بن سبا جو یہودی النسل تھا اور اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ رکھا تھا ایک فتنہ بپا کر دیا اور اس سلسلہ میں مصر کے لوگوں کو اپنے ساتھ ملایا جنہوں نے مدینہ آ کر حضرت عثمانؓ سے مطالبہ کیا کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو جائیں۔ حضرت عثمانؓ نے اُن کا یہ مطالبہ مسترد کر دیا۔ بالآخر انہوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ کنانہ بن بشر نے پیشانی پر لوہے کی گرز ماری جس سے آپ پہلو کے بل گر پڑے۔ اس کے بعد سودان بن احمر نے دوسری ضرب لگائی جس سے خون کا فوارہ نکلا اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون.

یہ سانحہ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو پیش آیا۔ شہادت عثمانؓ پر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا جملہ ارشاد فرمایا کہ بعد کے تمام واقعات صرف ایک جملے کی تفصیل ہیں آپؓ نے ارشاد فرمایا:

''عثمانؓ کے قتل سے اسلام میں ایک ایسا رخنہ پڑ گیا ہے کہ اب وہ قیامت تک بند نہیں ہو گا۔''

شہادت کے دو دن بعد انہیں جنت البقیع کے ایک گوشہ میں دفن کیا گیا۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را